✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت محرم الحرام
وقت 5-7 منٹ

محرم اور اِس سے متعلقہ مَنَاہی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اَلَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡہُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ (البقرہ:157)

ان لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

معزز سامعین! آج مجھے اپنی تقریر میں ایسی باتوں کا ذکر کرنا ہے جو محرم کے حوالے سے مَناہی تصوّر ہوتی ہیں۔ انہیں ہم "مَنہیّات" بھی کہہ سکتے ہیں یعنی خلافِ شرع کام یا ناجائز باتیں۔

سامعین! نبی کے دور سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مذہب اور دین میں بعض ایسی لایعنی اور غیر ضروری باتیں شامل کر دی جاتی ہیں اسی طرح دینِ اسلام میں ہوا جس نے اسلام کا حلیہ بدل کر رکھ دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ کسی مذہب کے ماننے والے جب اپنے پیشوا اور نبی سے زمانہ کے اعتبار سے دور ہوتے جاتے ہیں وہ اس مذہب کی تعلیمات سے بھی دُور چلے جاتے ہیں جس سے کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ رسومات، بدعات، منکرات جنم لیتی ہیں۔ اِسی طرح کوئی مذہب جب بھی پھیلتا ہے تو مختلف ممالک اور علاقوں سے جب لوگ اُس مذہب میں شامل ہوتے ہیں تو وہ اپنے علاقوں کی رسومات وغیرہ ساتھ لاتے ہیں تو اُس مذہب کی اصل تعلیمات میں ملونی ہونی شروع ہوتی ہے۔ کچھ ایسا ہی اسلام کے ساتھ ہوا۔ اسلام 72 فرقوں میں تبدیل ہو گیا اور ہر فرقہ میں غلّو پایا جانے لگا۔ عقائد میں مبالغہ آرائی سے کام لیا گیا۔ اِن میں سے بعض فرقوں کے بانی مبانی کو خدا کا درجہ دیا جانے لگا۔ ابھی چند دن پہلے دنیا کی بدترین مخلوق میں سے ایک مولوی اپنے پیر کو "دستگیر" لقب ملنے کی یہ وضاحت کرتا ہوا پایا گیا کہ واقعہ معراج میں جب خدا آسمانوں کی سیر کروا رہا تھا تو اُن کا پیر بھی ساتھ تھا۔ خدا جب چھٹے آسمان پر پہنچا تو وہ نیچے گر کر چوتھے آسمان پر آ گیا تو پیر صاحب نے اپنا ہاتھ اللہ کی طرف بڑھایا جس کو اللہ پکڑ کر دوبارہ چھٹے آسمان پر آ گیا اور یوں پیر صاحب کا نام "دستگیر" پڑا۔ رسومات و بدعات کا یہ عالَم ہے کہ مُردوں اور قبروں کی پوجا کی جاتی ہے۔ بزرگانِ دین کے مزار عبادت گاہ کا درجہ اختیار کر چکے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان رسومات، بدعات اور منکرات سے جہاں ہر فرقہ نے تھوڑا بہت حصہ پایا ہے وہاں شیعہ ازم نے بھی بہت حصہ لیا اور اپنے بزرگوں کو بہت بلند درجہ دیا۔ من گھڑت واقعات، قصے اور روایات گھڑی گئیں۔ آغاز میں روافض اور خوارج نے حصہ ڈالا اور بعد میں آنے والوں نے خلفائے ثلاثہ کی تحقیر کرنی شروع کی۔ ازواج مطہرات پر بعض غلط قسم کے قصے بنائے گئے اور اپنے فرقہ میں اس حد تک غلّو، تعلّی اور مبالغہ آرائی سے کام لیا کہ اصل تعلیم سے بہت دُور چلے گئے۔ آج مَیں اپنی تقریر میں محرم الحرام کی مناسبت سے ایسے مناہی اور منہیّات کا اختصار سے ذکر کروں گا جو شیعہ ازم میں خلاف شریعت کام کے طور پر رائج پا گئے ہیں۔ تاہمیں یہ جان کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے کی توفیق ملے جس نے ہمیں یا ہمارے آباء اجداد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق دی اور آج ہم خلافت جیسی اس برکت و نعمت کے طفیل غیر اسلامی، ناجائز اور خلافِ شرع کاموں سے بہت دُور ہیں اور ہمارے اندر، ہمارے گھروں میں، ہمارے معاشرہ میں اور ہماری جماعت میں سچا اور سُچا وہ اسلام موجود ہے جو ہمیں آج سے 1400 سال قبل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں نظر آتا تھا۔ شیعہ ازم میں اِس

غلوّ و تعلّی کو جاننے کی ضرورت اس لئے بھی پیش آتی ہے کہ ہم جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں وہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے اہل بیت اور ہم اپنے آپ پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد ہونے کے ناطے درود شریف پڑھیں اور خلافت جیسی عظیم نعمت سے پہلے سے بڑھ کر مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔

سامعین!سب سے پہلے 10 محرم کو دی جانے والی بے جافضیلت کا ذکر کرتے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ دن امت مسلمہ کے لیے ایک بہت تکلیف دہ دن کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔اس دن ہمارے پیارے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے، لاڈلے اور راج دُلارے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو نہایت ہی بے دردی سے کربلا میں شہید کر دیا گیا۔اس نسبت سے ہمارے شیعہ بھائیوں نے ایسے ایسے کام اپنے نام منڈھ لیے ہیں جن کا اسلام کے ساتھ دُور دُور کا بھی تعلق نہیں۔ جیسے شیعوں میں یہ اعتقاد موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات میں سے سب سے پہلے عاشورہ کا دن بنایا ہے۔سب سے پہلے بارش آسمان سے اِسی دن ہوئی اور سب سے پہلی رحمت اس دن نازل ہوئی۔نیز لکھا ہے کہ جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا، گویا اس نے پورے سال کا روزہ رکھا اور جس نے اس رات عبادت کی گویا اس نے ساتوں آسمانوں کی مخلوقات کے بقدر عبادت کی اور جو چار رکعت نفل میں نماز فاتحہ کے بعد پچاس مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے تو اللہ تعالیٰ گزشتہ پچاس سال اور آئندہ پچاس سالوں کے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ ملاء اعلیٰ میں اس کے لیے ہزار ہزار نور کے منبر بنائے گا اور جس نے اس دن کسی کو کچھ پانی پلایا تو گویا اس نے پلک جھپکنے کے برابر رب کی نافرمانی نہیں کی اور جو عاشورہ کے دن کسی غریب گھرانے کو کھلائے وہ پل صراط پر روشنی کی چمک کی طرح گزرے گا اور جو عاشورہ کے دن صدقہ کرے تو گویا اس نے کبھی سائل کو واپس نہیں کیا اور جو عاشورہ کے دن غسل کرے گا اس کو مرض الموت کے سوا کوئی مرض لاحق نہ ہو گا اور جو عاشورہ کے دن سرمہ لگائے گا اس کی آنکھیں اس پورے سال خراب نہیں ہوں گی اور جس نے اس دن کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا گویا اس نے اولاد آدم کے تمام یتیموں کے ساتھ بھلائی کی اور جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اس کو ایک ہزار حج، ایک ہزار عمرے اور ایک ہزار شہیدوں کا ثواب دیا جائے گا۔اس کے لیے سات آسمانوں کا اجر لکھا جائے گا اور عاشورہ کے دن ساتوں آسمان، ساتوں زمین، پہاڑ اور سمندر پیدا کئے گئے اور اسی دن ارض یعنی زمین بنائی گئی اور عاشورہ کے دن قلم کو پیدا کیا گیا اور عاشورہ کے دن حضرت جبرائیلؑ کی پیدائش ہوئی اور عاشورہ کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھایا گیا اور عاشورہ کے دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو بادشاہت دی گئی اور قیامت کا دن عاشورہ کا دن ہو گا اور جس نے اس دن مریض کی عیادت کی گویا اس نے اولاد آدم کے تمام مریضوں کی عیادت کی۔

(الموضوعات لابن الجوزی)

سامعین!علامہ ابن جوزی نے ان تمام روایات کو یکجائی طور پر درج کرنے کے بعد محاکمہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان روایات کے من گھڑت ہونے میں کوئی بھی عقل مند شک نہیں کرے گا، گھڑنے والے نے کمال کر دیا، کیسے کیسے مخفی گوشوں سے پردہ اُٹھایا۔کتنی ناممکن بات کہہ دی کہ عاشورہ وہ پہلا دن ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے تخلیق ایام میں سب سے پہلے پیدا کیا۔جس دن کا نام ہی عاشورہ یعنی دسواں دن ہے، وہ تخلیق ایام میں پہلا دن کیسے ہو سکتا ہے، جبکہ اس کا دسویں دن ہونے کے لیے پہلے نو دن کا وجود ضروری ہے؟

اس کے علاوہ کچھ واقعات شیعہ کتب میں یوں لکھے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ دس محرم کو قبول فرمائی۔حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان سے نجات ملی اور ان کی کشتی جودی پہاڑ پر رکی۔فرعون کے جادوگروں کی توبہ قبول ہوئی۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔اِسی طرح بہت سے لوگوں کو خیال ہے کہ ماہِ محرم یا دس محرم کو فضیلت حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور شہدائے کربلا کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔جبکہ محرم کا مہینہ ان چار حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش کے وقت ہی سے فضیلت بخشی جیسا کہ سورۃ توبہ کی آیت میں ذکر ہے اور اسی طرح تفصیل سے احادیث مبارکہ میں ذکر ہے کہ یہود و نصاریٰ اور قریش مکہ بھی اس دن کو عظمت اور احترام والا سمجھتے تھے اور خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کی فضیلت بھی بیان فرمائی اور اس دن روزہ رکھنے کو اجر کا باعث قرار دیا جبکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سانحہ بہت بعد میں سن 61 ہجری میں پیش آیا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ محرم اور عاشورہ کو فضیلت شہادت حسین رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ہو۔البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبول بندے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے لیے اس محترم دن کا انتخاب فرمایا۔لہٰذا ماہِ محرم یا عاشورہ کو حضرت حسین رضی اللہ کی شہادت کی وجہ سے فضیلت حاصل نہیں ہوئی بلکہ خود حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اس دن شہید ہونے کی وجہ سے اور زیادہ فضیلت حاصل ہوئی۔

سامعین!بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس مہینے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ، ان کے اہل وعیال اور جانثار ساتھیوں کی بے دردی سے شہادت کی وجہ سے یہ غم کا مہینہ ہے اور اس کو سوگ کا مہینہ قرار دے کر خوشیوں کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں، شادی بیاہ بھی نہیں کرتے، مکان کی تعمیر بھی نہیں کرتے، خوشی کی کوئی بھی

تقریب نہیں کرتے، زیب وزینت اختیار نہیں کرتے، نئے کپڑے نہیں پہنتے اور غم کے اظہار کے لیے اس مہینہ میں سیاہ لباس پہنتے ہیں اور سوگ مناتے ہیں۔ شادی بیاہ کے فنکشنز کرنے کے حوالے سے اجتناب برتنے کی ضرورت ہے کیونکہ ایسی خوشیاں کرنے سے ایک بہت بڑے طبقے کے جذبات مجروح ہونے کا خطرہ موجود ہوتا ہے لیکن غم کا مہینہ قرار دینا مناسب نہیں۔ یہ خیال کہ محرم کے مہینے میں خوشی کی تقریبات منانے سے وہ کام منحوس ہو جاتا ہے اس میں خیر وبرکت نہیں ہوتی اور شادی وغیرہ ناکام ہو جاتی ہے۔ یہ سوچ بالکل درست نہیں ہے۔

شریعت اسلامیہ میں ان سب باتوں کی کوئی اصل نہیں ہے اور اس مہینے کو غم کا مہینہ قرار دینا درج ذیل وجوہات کی بنا پر باطل ہے۔ اس کی اصل قرآن وسنت اور شرعی دلائل سے بالکل ثابت نہیں۔ ویسے تو بہت سے مہینے یا دن ایسے ہیں جن میں غم کے واقعات ہوئے۔ اسلامی تاریخ ایسے بہت سے اندوہناک سانحات وواقعات سے بھری پڑی ہے کہ سال کے بارہ مہینوں میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام کی المناک شہادتیں ہوئی ہیں، سرکارِ دو عالم، رحمتِ کائنات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے واقعے کے مقابلے میں امت کے لیے کون سا سانحہ بڑا ہو سکتا ہے؟۔ پھر تو ہر پیر کے دن کو غم کا دن قرار دینا چاہئے۔

یہ نکتہ بھی یاد رکھنا ہو گا کہ کسی شخص کی وفات پر اس کے عزیز واقارب کے لیے تین دن تک سوگ منانے کی اجازت ہے اور تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز ہی نہیں، البتہ جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو وہ چار ماہ دس دن سوگ کرے گی۔ اُمّ المؤمنین حضرت اُمِّ حبیبہؓ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب جب فوت ہوئے تو آپؓ نے خوشبو منگوا کر لگائی اور اپنے رخساروں پر بھی کچھ لگایا۔ اس کے بعد کہا۔ اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کے استعمال کی خواہش نہ تھی لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے، مگر شوہر کا چار ماہ دس دن تک سوگ منائے۔

(بخاری حدیث 5237)

سامعین! اسلام میں کوئی دن، مہینہ، سال یا کسی چیز کی نحوست کا کوئی تصور نہیں ہے۔ حدیثِ قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، زمانے کو بُرا بھلا کہتا ہے، حالانکہ میں ہی زمانہ کا پیدا کرنے والا ہوں، میرے ہی ہاتھ میں تمام کام ہیں، میں جس طرح چاہتا ہوں، رات اور دن کو پھیرتا رہتا ہوں۔

(بخاری حدیث 7491)

لہٰذا ماہ محرم کو منحوس سمجھنا، جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں یہ باطل اور بے بنیاد عقیدہ ہے، اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ بعض لوگ محرم کی دسویں تاریخ کو کھچڑا حلیم وغیرہ پکاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ یہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خوشی میں خوارج کی اختراع ہے۔ جبکہ روافض نے عاشورہ کے دن حضرت سیدنا حسینؓ کی شہادت کی وجہ سے غم کے اظہار اور ماتم وغیرہ کی بدعت کو اختیار کیا اور مخصوص قسم کے کھانے حلیم، شربت وغیرہ بنانے کی بدعت کو گھڑ لیا جسے دیگر فرقہ والوں نے بھی آہستہ آہستہ اپنا لیا۔ اگر محرم الحرام کے مخصوص ایام میں پکائی جانے والی حلیم اور شربت کی سبیل غیر اللہ کے نام پر ہو، تو قرآنی آیت "وَمَآ أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ" کے تحت اس کا کھانا حرام ہے۔ ویسے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا دن میں کھچڑا بنا کر لوگوں کو کھلانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف ہے۔

سامعین! حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینہ کوبی، چہرے کو پیٹنے، گریبان چاک کرنے، نوحہ اور ماتم کرنے کو زمانہ جاہلیت کے رسوم ورواج سے تعبیر کیا ہے اور اس کام کو لعنت کا باعث بلکہ کفر تک پہنچا دینے والا کہا ہے۔ فرمایا: دو چیزیں ایسی ہیں جو کفر ہیں: ایک تو نسب میں طعنہ دینا اور دوسرا میت پر نوحہ کرنا۔ اور بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو (مصیبت کے وقت) چہرے کو پیٹے، گریبان کو پھاڑے اور جاہلیت جیسا واویلا اور نوحہ کرے۔ اس کے علاوہ کئی احادیث مبارکہ میں واضح طور پر مصیبت کے وقت نوحہ کرنے، چیخنے چلانے، واویلا کرنے، جاہلیت جیسی باتیں کرنے، گریبان اور کپڑے پھاڑنے، چہرہ پیٹنے، چہرہ نوچنے اور ماتم کرنے جیسے، تمام غیر شرعی کاموں کی شدید مذمت اور ان سے متعلق سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ ماہ محرم میں ماتم کی مجلسوں میں شریک ہونے ہیں تعزیہ کے جلوس کو دیکھنے کے لیے جانے سے بھی پرہیز چاہئے۔ اِسی طرح محرم کے مہینے میں خصوصاً نویں، دسویں، گیارہویں تاریخ میں بعض لوگ کھانا پکا کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی روح کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں، یہ طریقہ بھی درست نہیں کیونکہ اگر اِن ارواح کو نفع ونقصان کا مالک سمجھ کر ان کے نام سے وہ کھانا پکایا گیا تو یہ شرک ہے اور ایسا کھانا "مَآ أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ" میں داخل ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔ بعض لوگ ماہ محرم اور بالخصوص دس محرم کو پانی اور شربت کی سبیل لگاتے ہیں اور راستوں پر

بیٹھ کر گزرنے والے کو وہ پانی یا شربت پلاتے ہیں تو اگرچہ پانی پلانا باعثِ ثواب اور نیکی کا کام ہے، لیکن اس ثواب کے کام کو صرف محرم کے مہینے کے ساتھ خاص کرنا اور اس مہینے کے اندر سبیل لگانے کو زیادہ اجر و ثواب کا موجب سمجھنا، بدعت ہے۔

سامعین! محرم کے دنوں میں سوگ کے لئے کالا لباس پہنا جاتا ہے گو سیاہ لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں، خود حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ عمامہ، سیاہ چادر، سیاہ جبہ زیب تن فرمایا ہے۔ لیکن محرم کے مہینے میں سیاہ رنگ کا لباس پہننا روافض کا شعار بن چکا ہے اس لئے ان دنوں میں اس لباس کو پہننا روافض کے ساتھ مشابہت ہو جاتی ہے جو ٹھیک نہیں۔

اس طرح اور بہت سی قباحتیں ہیں جیسے محرم کا مسالہ یعنی محرم میں پان کھانے کی بجائے بُھنے ہوئے ناریل اور دھنیا سے تیار شدہ مسالہ کھانا۔ محرم کی پیدائش والے کو ایسا شخص قرار دینا جو ہمیشہ غمگین رہے نیز محرم کے سپاہی اُن کے لئے استعمال ہوتا ہے جن عورتوں کے بچے وفات پا جاتے ہوں تو وہ منت مانیں کہ اگر اُس کا بچہ آئندہ رہے گا تو اُسے میں محرم کا سپاہی بناؤں گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کے سائے تلے اِن قبیح حرکات و بدعات سے محفوظ رکھے اور محرم کے دنوں کو ہم درود شریف کے ورد میں گزارنے والے ہوں۔ آمین

اے نالۂ خاموش خدا تجھ کو جزا دے
افلاک سے بڑھ کر عرشِ معلیٰ کو ہلا دے
اے چشمِ ستم دیدہ وہ طوفان بپا کر
جو دیدۂ سفاک کو بھی خون رُلا دے
اے دل تو لہو بن کے مری آنکھ سے ڈھل جا
چمکا ہوا رنگ رخِ آفاق اُڑا دے
اے خونِ جگر سینے میں کھول اور اُبل جا
اک جوشِ جنوں خیز رگ و پے میں رچا دے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(کمپوزڈ بائی: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡